ضعیف حدیث کی معرفت ایک تحقیقی تجزیہ

An exploratory analysis of weak Hadith

Muhammad Idrees

M.Phil Research Scholar, MY University Japan Road Islamabad

Email: dr.muhammadidrees@gmail.com

To cite this article

Muhammad Idrees , July – Dec (2023) Urdu

ضعیف حدیث کی معرفت ایک تحقیقی تجزیہ

Al-Bahis Journal of Islamic Sciences Research, *1*(2), 239-248. Retrieved from https://brjisr.com/index.php/brjisr/article/view/14

Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)

OPEN ACCESS

ضعیف حدیث کی معرفت ایک تحقیقی تجزیہ

An exploratory analysis of weak Hadith

Abstract

"Hadith" refers to any saying, action, statement, or attribute that is attributed to Prophet Muhammad ﷺ. Hadith is the heavenly light that was bestowed upon the blessed heart of Holy Prophet Muhammad ﷺ for the guidance of humanity, and its source was divine. Holy Prophet Muhammad ﷺ conveyed it through his words, actions, or approvals. Prophet Muhammad ﷺ did not categorize Hadith in a specific manner through his blessed tongue, nor did his companions classify his teachings into distinct categories. Later, when trials and attempts at distortion began, and efforts to introduce false concepts emerged, scholars engaged in examining the authenticity of Hadith. They scrutinized various aspects and forms of Hadith in response to the circumstances of the time. From the very beginning, this Ummah (community) has been vigilant about preserving the status of the sayings and actions of the pure personality of Prophet Muhammad ﷺ. They have been committed to ensuring that no false attribution is made to his noble character. As the risk of false attributions increased, the conscientious members of this Ummah took even greater care to protect the integrity of the narration.

The knowledge of distinguishing between authentic and fabricated narrations is a significant discipline, unmatched by any other nation in the world. People who dismiss this knowledge, coming under the influence of Western Orientalists, undermine the credibility of Hadith and Sunnah, unaware of the severe damage they are causing to Islam due to their daring ignorance.

Keyswords: Hadith, weak hadith, causes of weakness, Jarh o taadil .

کلیدی الفاظ: حدیث، ضعیف حدیث، ضعف کے اسباب، جرح وتعدیل۔

تعارف

تمام تعریفیں اللہ تبارک وتعالیٰ کیلئے جس نے بنی نوانسان کی اصلاح کیلئے قرآن کریم نازل فرمایا۔اور درود لا محدود سید المرسلین کی ذات پر جنکو اللہ تعالی نے قرآن حکیم کی وضاحت بیان کرنے کی ذمہ داری سونپی۔ پس نبی کریم ﷺ اپنے اقوال،افعال اور تقریرات کے ذریعے اسکے واضح بیان پر کمر بستہ ہوئے۔ نبی پاک ﷺ کی اطاعت واتباع ہمارے لئے انتہائی ضروری ہے اور دین ودنیا کی کامیابی کا وسیلہ ہے۔ حدیث قرآن کا فہم ہے جو اللہ رب العزت نے خود اپنے نبی پاک ﷺ کو عطا فرمایا ہے۔اور یہ وہی حکمت ہے جس کی طرف اللہ رب العزت کا فرمان ہے کہ میرا حبیب امت کو قرآن کا علم بھی عطا کرتا ہے اور حکمت بھی سکھاتا ہے۔

نبی پاک ﷺ نے بذات خود احادیث کی مختلف اقسام بیان نہیں فرمائیں اور نہ ہی صحابہ کرام سے اسکی تقسیم کے حوالے سے کوئی تفصیل ملتی ہے۔ یہ وہ دور تھا جس میں حضور اکرم ﷺ کے اقوال صحابہ کرام حاصل کرکے ان پر عمل کرتے اور حدیث پاک میں غلطی کی کوئی گنجائش نہ تھی۔ یہ وہ سنہری دور تھا جس دور میں نبی پاک ﷺ ظاہری طور پر تشریف فرما تھے۔وقت گزرنے کے ساتھ جب فتنے پیدا ہونے لگے اور حدیث میں تدلیس کی کوششیں ہونے لگی تو ضرورت اس امر کی تھی کہ علماءِ اُصول اس میدان میں اتریں اور حدیث کو سمجھنے کے لیئے اور اسکی صحت پر کلام کرنے کیلئے اسکی اقسام کے حوالہ سے غور کیا جائے۔ رواۃ کے حالات کو دیکھا جائے اور مختلف جہات سے حفاظت حدیث کا کام کیا جائے۔انکی محنت کا ثمر یہ ملا کہ حدیث کی مختلف اقسام کا تعین کر دیا گیا۔انہوں نے اس فن کی بنیاد رکھی،اصول حدیث کا علم مرتب ومدون ہوا اور ان اصولوں کا قرآن وحدیث سے استنباط کیا۔

یہ اس امت کا خاصہ ہے کہ اس بات کا اہتمام کیا گیا ہے کہ کسی غلط بات کی نسبت اس ذات کی طرف نہ ہونے پائے جس کی ذات پاک ﷺ کے اقوال کو اللہ رب لعزت نے قانون کا درجہ عطا فرمادیا ہے۔ صحیح وموضوع روایات کی تمیز وہ بلند پایہ علم ہے جو اس امت کے علاوہ دنیا کی کسی قوم نے آج تک مرتب ومدون نہیں کیا ہے۔وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ غلط روایات کو نبی پاک ﷺ کی طرف منسوب کرنے کا خطرہ جیسے جیسے بڑھتا گیا،اس امت کے علماء نے اس پر کام کیا کہ صحیح اور غلط میں تمیز کی جاسکے۔ بہت بدنصیب اور کم علم ہیں وہ لوگ جو اس عظیم علم اصول لحدیث کو حاصل کیے بغیر مستشرقین کی باتوں میں آکر حدیث و سنت پر عمل کرنے کے معاملے میں امت کو شک میں مبتلا کر رہے ہیں اور انکی اس ناپاک جسارت سے اسلام کا کتنا نقصان ہو رہا ہے اس بات سے بے خبر ہیں۔

تقسیم حدیث

محدثین نے حدیث کی تقسیم مختلف اعتبار سے بیان فرمائی ہے:

متن کے اعتبار سے حدیث قدسی، حدیث مرفوع، حدیث مقطوع اور حدیث موقوف میں تقسیم کیا۔

سند کے اعتبار سے متصل، مرسل، منقطع اور معلق میں تقسیم کیا۔

روایت کرنے کے اعتبار سے حدیث صحیح، حدیث حسن اور حدیث ضعیف میں تقسیم کیا۔

حصول علم کے اعتبار سے خبر متواتر، خبر مشہور، خبر عزیز اور خبر واحد میں تقسیم کیا۔

مراتب کے اعتبار سے حدیث کی تقسیم

صحیح ، حسن، ضعیف

صحیح

علوم حدیث میں حدیث صحیح مراد وہ حدیث ہے جو درج ذیل خصوصیات کی حامل ہو۔

1. جسکے تمام راوی عادل ہوں، ثقہ ہوں، متقی ہوں، ضبط کامل کے پیکر ہوں اور قوت حافظہ کے حوالے سے مضبوط ہوں۔

2. اس حدیث کی سند متصل ہو۔

3. حدیث میں نہ کوئی پوشیدہ خامی پائی جائے (علت قادحہ) اور نہ ہی حدیث شاذ ہو۔

وهو مااتصل سنده بالعدول الضابطين من غير شذوذولا علة۔[1]

حسن

حسن وہ حدیث ہے جس میں حدیث صحیح کی تمام خصوصیات موجود ہوں لیکن راویوں میں کوئی ایک راوی خفیف الضبط ہو یعنی کامل الضبط نہ ہو۔

ضعیف کی لغوی تعریف

لغوی اعتبار سے "ضعیف" کا معنی ناتواں، کمزور، بے طاقت ہے۔ کمزوری کے لفظ کا اطلاق جسمانی لحاظ سے بھی کیا جاتا ہے اور معنوی طور پر بھی۔ یہاں معنوی کمزوری مراد لی گئی ہے۔

ضعیف حدیث کی اصطلاحی تعریف

اصطلاحی مفہوم میں ایسی حدیث جس کے اندر حسن حدیث کی مکمل شرائط نہ پائی جائیں حدیث ضعیف کہلاتی ہے۔
كلُّ حديثٍ لم تجتمع فيه صفاتُ الحديثِ الصحيح، ولا صفاتُ الحديثِ الحسن ، فهو ضعيف۔[2]

ہر وہ حدیث جو حدیث صحیح اور حدیث حسن کی جملہ صفات کی جامع نہ ہو، بلکہ اس میں ایک یا چند صفات موجود نہ ہوں تو وہ حدیث ضعیف کہلاتی ہے۔

حدیث ضعیف کے حوالے سے یہی مفہوم امام نووی (التقریب للنووی)، شاہ عبد الحق محدث دہلوی (مقدمہ در مصطلحات حدیث) اور علامہ جلال الدین سیوطی (تدریب الراوی) نے بھی بیان کیا ہے۔

حدیث ضعیف کی تعریف بیان کرتے ہوئے تقریباً تمام محدثین نے حدیث صحیح کی صفات کے جمع ہونے کا بیان کیا ہے، لیکن اصل بات یہ ہے کہ یہاں حدیث صحیح کا ذکر کرنا ضروری نہیں ہے وہ اس لئے کہ صرف حدیث حسن کی صفات کا نہ پایا جانا بھی حدیث کے ضعیف ہونے کے لیے کافی ہے، کیوں کہ ایسی حدیث جو کہ حدیث حسن کی صفات کی حامل نہ ہو تو ظاہری بات ہے اس میں حدیث صحیح کی صفات کیسے جمع ہو سکتی ہیں۔

ابن صلاح معرفة انواع علوم حديث میں حدیث ضعیف کی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:
لاحاجة الى ضم الصحيح، فانه حيث قصر عن الحسن كان عن الصحيح أقصر۔[3]
فتح المغيث شرح الفية الحديث میں امام محمد بن عبدالرحمن السخاوی رقمطراز ہیں:
اما الضعيف فهو مالم يبلغ مرتبة الحسن، ولو بفقد صفة من صفاته، ولا احتياج لضم الصحيح اليه، فانه حيث قصر عن الحسن كان عن الصحيح أ قصر۔[4]

---

[1] عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی، **تدریب الراوی**، (دار ابن جوزی، سعودیہ عریبیہ) ص:114
Abdul Rehman bin Abi Bakr Al-Sioti, Tadreeb al Ravi, (Dar ibn jozi, Saudi Arabia) Pg 114

[2] ابن صلاح، **مقدمۃ ابن الصلاح** (مکتبہ رحمانیہ، لاہور) ص48
Ibn e Salah, Muqadmah ibn alslah, Maktabah Rehmania, Lahore, Pg 48

[3] ایضا ص50
Ibid, Pg 50

[4] محمد بن عبدالرحمن السخاوی، **فتح المغیث** (مکتبہ دار المنہاج، ریاض، السودیہ عریبیہ) ص1، 171
Muhammad bin Abdul Rehman Alsakhavi, Fatah ul Mughees, Maktabah Dar ul Minhaj, Riaz, Saudi Arabia, Pg 171

اسباب ضعف

کسی بھی حدیث کے ضعیف ہونے کے بنیادی طور پر دو بڑے اسباب ہوتے ہیں:

1. سلسلہ اسناد میں سقوط وانقطاع کا پایا جانا۔
2. راوی پر طعن

1. سقوط سند کے باعث ضعف

سقوط سند سے مراد سلسلہ اسناد کا انقطاع ہے۔ یہ صورت عام طور پر اسناد کے سلسلہ میں کسی ایک راوی یا ایک سے زیادہ راویوں کے ہو یا عمداً ذکر نہ کرنے سے پیش آتی ہے۔ سند کا انقطاع خواہ ابتدائے سند میں ہی ہو، یا وسط یا آخر میں اور سقوط خواہ ظاہری ہو یا خفی بہر حال سقوط سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

سقوط سند کی اقسام:

سقوط سند کی دو قسمیں ہیں:

سقوط ظاہری: سقوط ظاہر راوی کا اس کے شیخ کے ساتھ عدم ملاقات سے ثابت ہوتا ہے۔ یہ عدم ملاقات اس طور پر ہو سکتی ہے کہ راوی نے اپنے شیخ کا زمانہ ہی نہ پایا ہو یا زمانہ تو پایا ہو لیکن شیخ سے طاقی نہ ہوا ہو اور نہ ہی اس نے اپنے شیخ کی کوئی تحریر پائی جو اس سقوط کو جاننے کے لیے رواۃ کی تاریخ پیدائش، سنہ وفات، علمی استفار شیوخ و تلامذہ کے اسماء وغیرہ کی مفصل معرفت ضروری ہوتی ہے۔

راویوں کے مقام سقوط اور ان کی تعداد کے اعتبار سے سقوط ظاہری کی چار اقسام بیان کی جاتی ہیں۔

1۔ حدیث معلق
2۔ حدیث مرسل
3۔ حدیث معضل
4۔ حدیث منقطع۔

سقوط خفی: اس سقوط کا ادراک طرق حدیث اور عمل اسانید سے اچھی طرح باخبر ہونے ساتھ اس فن میں مہارت تامہ اور وسیع تجربہ کا متقاضی ہوتا ہے۔

سقوط خفی کی کے بھی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں:

1۔ مدلس
2۔ مرسل خفی

2. راوی پر طعن کے باعث ضعف

طعن کے لغوی معنی میں نیزہ مارنا اور طیبیب لگانا۔ اصطلاحاً راوی پر طعن سے مراد یہ ہے کہ راوی کی عدالت، تقویٰ، ضبط اور حفظ پر اعتراض و تنقید کی جائے۔

راوی پر طعن کے اسباب

محدثین نے راوی پر طعن کے دس اسباب بیان کئے ہیں جن میں سے پانچ اسباب کا تعلق راوی کے عادل اور ثقہ ہونے سے ہے اور پانچ اسباب کا تعلق اس کے ضبط و حفظ سے ہے۔ اگر کسی راوی میں ان دس اسباب طعن میں سے کوئی سبب موجود ہو تو وہ ضعیف کہلائے گا

اور اس کی حدیث ضعیف قرار پائے گی۔[5]

راوی کی عدالت وثقاہت کو مجروح کرنے والے اسباب

کذب یعنی جھوٹ

تہمت کذب

فسق یعنی تقوی کا فقدان

بدعت

جہالت

راوی کے ضبط وحفظ کو مجروح کرنے والے اسباب

فحش غلطی

شدت غفلت ولاپرواہی

کثرت اوہام

حافظہ کی خرابی

ثقہ راویوں کی مخالفت

راویوں پر طعن کے سبب سے ضعیف حدیث کی درج ذیل قسمیں مشہور ہیں۔

1۔ موضوع (بسبب کذب راوی)   2۔ متروک (بسبب تہمت کذب)

3۔ منکر (بسبب فحش غلطی شدت غفلت ولاپرواہی)   4۔ معلل (بسبب وہم، مخفی علت)

5۔ مدرج 6۔ مقلوب 7۔ مضطرب   8۔ مصحف 9۔ شاذ

حدیث ضعیف کی وقعت وحیثیت

حدیث ضعیف پر کتنا اعتماد کیا جاسکتا ہے اور کن مسائل میں حدیث ضعیف سے استنباط کیا جاسکتا ہے اور کن معاملات میں حدیث ضعیف کو معتبر سمجھا جاتا ہے اس حوالہ سے علماء ومحدثین کے چار طبقات ہیں:

---

5 ابن الحجر عسقلانی، **شرح نخبۃ الفکر**، (دار المعرفہ، بیروت) ص68
Ibn ul Hajar Asqalani, Sharah Nukhbah tul Fikar, Dar ul Marfah, beirut, Pg 68

1. محدثین کے پہلے طبقہ کا نظریہ یہ ہے کہ ضعیف حدیث کو مطلقاً قبول کیا جائے اور اس پر عمل کیا جائے اس شرط کے ساتھ کہ اس حوالہ اور عنوان میں کوئی اور مقبول حدیث موجود نہ ہو۔اسکی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ ضعیف حدیث پر عمل کرنا قیاس یا انفرادی رائے پر عمل کرنے سے اعلیٰ اور بہتر ہے۔یہ قول سلیمان بن الاشعث السجستانی اور امام احمد بن حنبل کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

چنانچہ امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

وقیل یعمل بہ مطلقاً و تقدم عزو ذالک الی ابی داؤد و احمد و انہما یریان ذالک أقوی من رای الرجال ۔[6]

2. محدثین کے دوسرے طبقہ کا نظریہ یہ ہے کہ احکام وعقائد کے حوالہ سے ضعیف حدیث بالکل قبول نہ کی جائے گی، لیکن فضائل اعمال، رجال کے مناقب اور دعوت واصلاح میں ضعیف احادیث کو بغیر کسی شرط کے قبول کیا جائے اور اس کے مطابق عمل کیا جائے اگر وہ موضوع نہ ہوں۔

حضرت ابو عبداللہ امام سفیان ثوری، ابوزکریا، یحیی بن محمد بن عبداللہ بن عنبر، سفیان بن عیینہ، ابن الصلاح اور ابو عمر یوسف بن عبداللہ المعروف ابن عبد البر جیسے محدثین بھی اسی نظریہ کے حاملین میں شامل ہیں۔

3. محدثین کے تیسرے طبقہ میں ایسے علماء شامل ہیں جو اس بات کے قائل ہیں کہ اللہ رب العزت کی صفات کو بیان کرنا اور احکام اخذ کرنا ضعیف احادیث سے کسی صورت بھی جائز نہیں، البتہ فضائل اعمال، رجال کے مناقب اور دعوت واصلاح وغیرہ میں ضعیف احادیث مقبول ہوتی ہیں اور ان پر عمل کیا جاتا ہے مگر اس کیلئے چند قواعد اور ضابطے بیان کئے گئے ہیں۔

اس بات کے قائلین میں سے شارح صحیح بخاری حافظ احمد بن علی بن محمد المعروف ابن حجر عسقلانی، ابن دقیق العید، صاحب در مختار الحنفی شیخ علاء الدین الحصکفی، صاحب رد المحتار ابن عابدین شامی الحنفی، علامہ جلال الدین سیوطی، محمد بن عبدالواحد المعروف ابن الہمام وغیرہ ہیں۔اس قول کے متعلق علامہ عبدالحیٔ لکھنوی لکھتے ہیں کہ جمہور کا یہی مذہب ہے۔

4. چوتھا طبقہ ایسے محدثین کا ہے جنکے نزدیک نہ تو عقائد واحکام کے حوالہ سے ضعیف احادیث پر عمل کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی فضائل اعمال اور وعظ ونصیحت وغیرہ کرنے میں۔اس طبقہ کے علماء میں مشہور محدث حضرت قتادہ بن دعامہ سدوسیؒ، امام ابن حبان، امام یحییٰ ابن معین، امام خطیب بغدادی اور ماضی قریب کی شخصیات میں سے شیخ البانی وغیرھم ہیں۔

معرفت ضعف کی اہمیت

ضعف کی معرفت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے امام مسلم خطبۂ صحیح مسلم میں رقمطراز ہیں:

صحیح احادیث کو ترک کر کے لوگوں کا ضعیف احادیث کی طرف راغب ہونے کی وجہ ارد گرد کے ماحول میں موجود برائیوں کا اثر ہو سکتا ہے۔ایسا شخص جو علوم حدیث سے واقف ہو اور حدیث صحیح اور ضعیف میں فرق کرنا جانتا ہو اس پر واجب ہے کہ صرف احادیث صحیحہ بیان کرے کیوں کہ اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے: یا ایہا الذین آمنوا ان جاء کم فاسق بنباء فتبیّنوا۔[7]

---

[6] عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی، تدریب الراوی، (دار ابن جوزی، سعودیہ عربیہ) ص ۱۵۲
Abdul Rehman bin Abi Bakr Al-Sioti, Tadreeb al Ravi, (Dar ibn jozi, Saudi Arabia) P 152

[7] القرآن 49 : 6
Al-Quran 6:49

ایک اور جگہ پر اللہ رب العزت کا ارشاد ہے: "ممن ترضون من الشھداء " اور" و اشھدوا ذوی عدل منکم "اسی کے متقاضی ہیں کہ ایسا شخص جو فاسق ہے اسکی خبر غیر مقبول ہو۔ اگرچہ خبر اور شہادت بعض وجوہات کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہیں، لیکن بعض اہم اعتبارات کے ساتھ، دونوں میں مشترک خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ اس لئے اہل علم حضرات کے نزدیک، جیسے فاسق کی شہادت کو قبول نہیں کیا جاتا، اسی طرح اس کی خبر بھی مردود اور غیر مستند ہوتی ہے۔

ضعیف حدیث کو روایت کا حکم

ضعیف احادیث کو روایت کرنے کے حوالہ سے جو شرائط حافظ ابن حجر رحمہ اللہ علیہ نے بیان کی ہیں انکو علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ علیہ اپنی تصنیف تدریب الراوی میں بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

حدیث کا ضعف شدید نوعیت کا نہ ہو۔ اس لئے ایسا راوی جو روایت کرنے میں منفرد ہو اور کذاب ہو، متہم بالکذب اور فحش غلطی کرنے والا ہو اسکی حدیث خارج کر دی جائے گی۔

مضمون کے اعتبار سے وہ حدیث ضعیف کی اصل موجود ہو، کیوں کہ موضوع حدیث کی کوئی اصل نہیں ہوتی لہٰذا ہر موضوع حدیث خارج کر دی جائے گی۔

حدیث ضعیف پر عمل کے وقت اس کے ثبوت کا اعتقاد نہ رکھا جائے، تاکہ نبی ﷺ کی جانب کسی ایسی بات کو منسوب نہ کیا جائے، جو آپ کا ارشاد گرامی نہ ہو۔[8]

محدثین کے نزدیک ضعیف احادیث کو روایت کرتے ہوئے حدیث کے ضعف کو بیان نہ کرنا چند شرائط کے ساتھ جائز ہے۔ موضوع احادیث کے حوالہ سے ایسی اجازت نہیں ہے کیونکہ موضوع روایت حدیث کے باب میں داخل نہیں من گھڑت ہے۔ اسکو بیان کرتے ہوئے اسکے جعلی ہونے کا بیان کرنا ضروری ہے۔ ضعیف حدیث کو روایت کرنے کے حوالہ سے محدثین نے درج ذیل شرائط بیان کی ہیں:

ضعیف حدیث کا تعلق عقائد سے نہ ہوں۔

ان میں ایسے احکام شرعیہ کا بیان نہ ہوں جن سے حرام و حلال کا تعین کیا جاتا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ وعظ و نصیحت کیلئے، اعمال کے فضائل بیان کرنے کیلئے، اور قصے وغیرہ بیان کرنے کے لئے ضعیف احادیث کے استعمال کی اجازت ہے۔ اس معاملے میں امام سفیان ثوری اور امام احمد بن حنبل جیسے ماہر محدثین نے بھی نرمی برتی ہے۔[9]

ضعیف حدیث سے متعلق مشہور تصنیفات

ایسی کتب جو ضعیف احادیث کے متعلق تصنیف کی گئی ہیں ان کتب میں مصنفین نے ضعیف احادیث کی امثلہ بیان فرمائی ہیں جنکی اسناد میں ایسے راوی موجود ہیں جو ضعیف ہیں۔ مثال کے طور پر:

ابن حبان کی کتاب الضعفاء

---

8 عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی، **تدریب الراوی**، (دار ابن جوزی، سعودیہ عربیہ) ص: ۱۵۲۔
Abdul Rehman bin Abi Bakr Al-Sioti, Tadreeb al Ravi, (Dar ibn jozi, Saudi Arabia) P 152

9 ابو بکر خطیب بغدادی، **الکفایۃ فی علم الروایہ** (دار ابن جوزی، مصر) ص 33
Abu Bakar Khateeb Baghdadi, Alkifayah fi elmul riwayah, Dan ibn jozi, Egypt, P 33

امام ذہبی کی میزان الاعتدال وغیرہ۔

بعض کتب، ضعیف احادیث کی کسی ایک قسم جیسے مدرج، مراسیل یا علل وغیرہ سے متعلق تصنیف کی گئی ہیں۔مثال کے طور پر:

ابوداؤد کی کتاب المراسیل

امام ترمذی کی علل ترمذی

دار قطنی کی کتب العلل

ابن ابی حاتم الرازی کی علل الحدیث

احمد بن محمد بن حنبل کی العلل ومعرفۃ الرجال وغیرہ۔

ضعیف حدیث کے درجات

جس طرح ہر حدیث صحیح حدیث درجات کے لحاظ سے ایک جیسی نہیں ہوتی،اسی طرح راویوں کی کمزوریوں میں شدت اور کمی کی وجہ سے ہر ضعیف حدیث بھی مرتبہ کے لحاظ سے برابر نہیں ہوتی۔ محدثین نے حدیث ضعیف کے مختلف درجات بیان کئے ہیں۔اس میں ضعیف، بہت زیادہ ضعیف، ضعیف ترین، منکر اور موضوع احادیث شامل ہیں۔اوران میں سب سے بدترین درجہ موضوع یعنی جعلی حدیث کا ہے۔

ضعیف حدیث کے متعلق شبہات

حدیث کی صحت کے حوالہ سے یہ بات بڑی غور طلب ہے کہ محدثین جب حدیث کی صحت پر کلام کرتے ہیں اسکا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جو بات حدیث میں بیان کی جارہی ہے اس بات کی رسول اللہ ﷺ سے نسبت درست ہے یا نہیں۔یعنی جس بات یا فعل کو نبی پاک ﷺ سے منسوب کیا جارہا ہے وہ حقیقتاً آپکا قول یا فعل ہے یا نہیں۔

حدیث کی صحت کا حکم سند کے مطالعہ سے لگایا جاتا ہے۔ضعیف ہوتی حدیث ہی ہے کمزوری اسکے متن میں نہیں ہوتی بلکہ اس کی سند میں ہوتی ہے۔اور سند کی کمزوری دوسری اسناد سے دور کی جاسکتی ہے۔اسی لئے بہت سے محدثین نے موضوع احادیث کو عام احادیث سے الگ رکھا ہے۔امام ابن صلاح نے یہ بات بیان کی ہے،امام نووی اور امام ابن حجر کا بھی یہی موقف ہے۔

یہ ممکن ہے کہ حدیث کا متن جو بیان کیا جارہا ہے وہ بالکل درست ہے، لیکن صرف متن کے درست ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ حدیث صحیح ہے۔حدیث کی صحت کو حکم اسکی سند پر لگایا جاتا ہے اگر سند میں راوی ضعیف ہو تو حدیث کو ضعیف قرار دیا جائے گا۔بسا اوقات یہ بھی ممکن ہے کہ سند کے لحاظ سے حدیث بہت مضبوط ہوتی ہے لیکن متن درست نہیں ہوتا۔ایسی صورت میں حدیث کی صحت کا حکم لگانے کیلئے محدثین نے درایت کے اصول بیان کیے ہیں ،ان اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اس حدیث کے متن کا تجزیہ کیا جاتا ہے اور تحقیق کے بعد حدیث کے مطلق صحیح یا ضعیف کا حکم لگایا جاتا ہے۔

متقدمین نے حدیث کے ضعف کو بتانا ضروری نہ سمجھا کیونکہ ان کے قارئین سند کا مطالعہ کرکے خود ہی حدیث کے صحیح یا ضعیف ہونے کی معرفت حاصل کرلیا کرتے تھے۔اس زمانے کے اعتبار سے ان کا یہ عمل درست تھا لیکن اس دور میں اس طرح کے فتنے وقوع پذیر نہ ہوئے تھے جو موجودہ دور میں ظاہر ہوچکے ہیں۔موجودہ دور میں ضعیف احادیث کے حوالہ سے بہت سے فتنے کھڑے کئے گئے ہیں اور عام لوگوں کے لئے ان فتنوں سے بچنا ممکن نہیں اس وجہ سے اب ضرورت اس امر کی ہے وہ اہل علم احادیث کا صحیح وضعیف ہونا بیان کریں۔

ضعیف احادیث کو روایت کرنے کے حوالہ سے کچھ محدثین نے یہ احتیاط بیان کی ہے کہ ایسے الفاظ کا استعمال نہ کیا جائے کہ "رسول اللہ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی"، بلکہ ایسے بیان کیا جائے کہ "حضور ﷺ سے اس طرح سے روایت کیا گیا" یا "ہم تک رسول ﷺ سے منسوب یہ بات پہنچی ہے"، آپ ﷺ سے یہ مروی ہے۔روی عنہ کذا، یا ہم تک آپ ﷺ سے یہ بات پہنچی ہے۔بلغنا عنہ کذا۔یا یہ کہ آپ ﷺ سے یہ بات آئی ہے۔ ورد عنہ۔یہ احتیاط اس لئے بیان کی گئی ہے کہ حدیث کے ضعف کو جانتے ہوئے اسکی نسبت نبی پاک ﷺ کی طرف نہ کی جائے۔

حدیث کی صحت کے حوالہ سے یہ بات ذہن نشین کی جائے کہ کسی بھی حدیث سے متعلق محدثین کا صحت کا حکم یا ضعف کا حکم قطعی نہیں ہوتا بلکہ ظنی ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ ممکن ہے کہ کبھی ضعیف اور کذاب راوی بھی صحیح روایت کر دیتا ہے اسی طرح کبھی کبھا ثقہ راوی بھی غلطی کی گنجائش ہوتی ہے۔

This work is licensed under a [Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)]